السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زکوۃ اور صدقہ فطر کا روپیہ یا مال اپنے ہاتھ سے دینا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کا اگر امام یعنی خلیفہ ہے تو زکوۃ اور صدقہ الفطر امام کو دینا چاہیے وہ اپنے ہاتھ سے اس کے مصارف میں صرف کرے :

"جریر بن عبداللہ البجلی۔ رضی اللہ عنہ۔ : قال : قال رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ : «إذا أتاکم المصدق فلیصدر عنکم وہو راضٍ» . وفی روایة قال : جاء ناسٌ من الأعراب إلی رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔، فقالوا : إن ناسا من المصدقین یأتوننا فیظلموننا، قال : فقال رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ : «أرضوا مصدقیکم»، قال جریر : ما صدر عنی مصدقٌ منذ سمعت ہذا من رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ إلا وہو عنی راضٍ» . أخرجہ مسلم وفی روایة الترمذي، والنسائي : «إذا جاء کم المصدق، فلا یفارقنکم إلا عن رضيً» . وفی روایة أبی داود، والنسائی مثل الروایة الثانیة، إلی قولہ : «مصدقیکم» . ثم قال : «قالوا : یا رسول اللہ، وإن ظلمونا؟ قال : أرضوا مصدقیکم»، زاد فی روایة : «وإن ظلمتم»، قال جریر : «فما صدر عنی وذکر باقیہ"[1]

اور تلخیص الجیر میں ہے :

سعد بن وقاص ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا ظالم حاکموں کو زکوۃ دی جائے سب نے کہا ہاں ابو صالح کہتے ہیں میرے پاس اتنا مال جمع ہو گیا جس میں زکوۃ آتی تھی میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید سے پوچھا کیا میں زکوۃ خود تقسیم کر دوں یا بادشاہ کو دیدوں سب نے کہا بادشاہ کو دے دے میں نے کہا آج کل کے بادشاہوں کی علت تم دیکھتے ہی ہو پھر بھی کہنے لگے بادشاہ کو دے دو قربا حہ کہتے ہیں میرے پاس کچھ مال تھا میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا زکوۃ کس کو دوں کہنے لگے امراء کو دے دو میں نے کہا وہ اس سے اپنے کپڑے اور خرشو خرید لیں گے آپ نے فرمایا اگرچہ وہ ایسا کریں انہیں کو دے دو عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اپنے مالوں کی زکوۃ امراء کو دے دیا کرو اگر وہ نیکی کریں گے تو اپنے لیے اور گناہ کریں گے تو انہیں پر ہو گا۔ (کتبہ محمد بشیر عفی عنہ) (سید محمد نذیر حسین)

---

[1]۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس زکوۃ لینے والا آئے تو تم سے راضی ہو کر جائے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کچھ زکوۃ لینے والے آ کر ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو راضی کرو کہنے لگے۔ اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں آپ نے فرمایا ان کو راضی کرو۔ اگرچہ تم پر ظلم ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایسے صدقہ لینے والے آئیں گے جن کو تم ناپسند کرو گے جب وہ آئیں تو ان کو خوش آمدید کہو اور مال ان کے سامنے رکھ دو اگر وہ انصاف کریں گے تو ان کا بھلا ہو گا اور اگر ظلم کریں گے تو وبال انہی پر ہو گا ان کو راضی کرو تمہاری جبھی پوری ہو گی کہ وہ راضی ہو جائیں اور ان کو چاہیے کہ تمہارے لیے دعا کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد : 2، کتاب الزکوٰۃ والصدقات : صفحہ : 78

محدث فتویٰ